سوال

(35) مسجد کے فنڈ سے امام کی کفالت کرنا اور قربانی کی کھالیں امام کو دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جوفنڈ مسجد کی تعمیر وترقی کے لئے جمع کیا جاتا ہے اس سے امام مسجد کی ضروریات کو پورا کرنا شرعا کیا حیثیت رکھتا ہے جبکہ امام مسجد خود کفیل نہ ہو، کیا امام مسجد قربانی کی کھالیں وصول کرکے اپنے استعمال میں لاسکتا ہے جبکہ اس کی تنخواہ معقول نہ ہو کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسجد کی تعمیر وترقی کے لئے جوفنڈ جمع کیا جاتا ہے اسے مسجد کی ضروریات کے لئے استعمال کرنا جائز ہے اورامام مسجد خود بھی مسجد کی ایک مستقل ضرروت ہے، لہٰذا اس کی تنخواہ اور رہائش کے لئے مکان وغیرہ کی تعمیر، مسجد کے جمع شدہ فنڈ سے ہو سکتی ہے، پھر جبکہ امام خود کفیل بھی نہیں ہے تو اس کی ضروریات کو پورا کرنا اہل مسجد کی ذمہ داری ہے اگر امام مسجد خود کفیل ہے تو اسے چاہیے کہ مسجد کی خدمت فی سبیل اللہ سرانجام دے، اسی طرح کھالیں غرباء، مساکین اور بیواؤں کا حق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا کہ قربانی کی کھالوں کو غرباء ومساکین میں تقسیم کردو، اس بنا پر یہ کھالیں نادار اور غرباء ومساکین کا حق ہے، اسے مسجد کی تعمیر وترقی پر خرچ کرنا صحیح نہیں ہے۔ اگر جماعت انتہائی غریب ہے اور مقامی طور پر مستحقین موجود نہیں ہیں تو ایسی صورت میں غریب جماعت پر کھالوں کو استعمال کرنے کی گنجائش نکل سکتی ہے، تاہم بہتر ہے کہ اہل مسجد جیسے اپنی ضروریات کو پورا کرتے ہیں مسجد کی ضروریات کو بھی اپنی ضروریات کی فہرست میں شامل کریں، امام مسجد اگر تنخواہ دار ہے تو اسے قربانی کی کھالیں لینا درست نہیں ہے اگر تنخواہ کم ہے اور اس سے گزارہ نہیں ہوتا تو وہ غرباء ومساکین کی طرح ہے، ایسے حالات میں بقدر حصہ قربانی کی کھالیں لے سکتا ہے، اسی طرح تنخواہ کے عوض امام مسجد کو قربانی کی کھالیں دینا بھی جائز نہیں ہے، جیساکہ ہمارے ہاں دیہاتیوں میں عام رواج ہے۔ مسجد کا امام مسجد کی ضرورت ہے اور اسے پورا کرنا اہل مسجد کی ذمہ داری ہے قربانی کی کھالیں غرباء ومسکین کا حق ہے اور یہ حق غرباء ومساکین کو ہی ملنا چاہیے۔ [واللہ اعلم بالصواب]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2، صفحہ:80